رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مسعودِ ملت

اور

نظریۂ تصوف

ابوالبلال محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مسعودی

سومرو پبلی کیشنز

۶۶/۲۸/۱۷ اجونا گڑھ محلہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ

اور

نظریۂ تصوف

ابو البلال محمد علی عبد اللہ سومرو نقشبندی مسعودی

سومرو پبلی کیشنز

۲۶۶/۲۸ ۱۷ اجونا گڑھ محلّہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء

انتساب

اللہ کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب غلاموں کے نام
جنہوں نے شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر تصوف کے جلوے اور
جوہر دکھائے، انہی محبوب غلاموں میں..... ہاں ـــ

دکھائے روح اسلام تصوف کے جوہر
متبع شریعت، صوفی باصفا مسعود احمد ہیں

محمد علی سومرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝[1]

"اور یہ کہ یہی راہ میری سیدھی راہ ہے پس اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ خدا کی راہ سے بھٹکا کر تمہیں جدا جدا کر دیں گے یہ تم کو حکم فرمایا ہے تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ"

صاحب تفسیر مظہر القرآن لکھتے ہیں:

"مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ نجات کا راستہ فقط ایک ہی ہے۔ جس راستہ پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بھی نجات کے خواستگار۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ وہ ادھر ادھر نہ بھٹکے اور نجات کے راستہ کو مضبوط پکڑے اور خوب یقین کر لے کہ مخبر صادق صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نجات کے راستہ کا پتہ بتلایا ہے وہ یہی ہے کہ عقیدے اور ہر عمل میں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے قدم بقدم جاوے اور خدائے تعالیٰ ہر مسلمان کے دل میں اس نصیحت الٰہیہ کا اثر پیدا کرے"[2]

حضرت مجدد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

---

[1] ..... سورۃ انعام: ۱۵۳۔

[2] ..... محمد مظہر اللہ، مفتی اعظم ہند، تفسیر مظہر القرآن مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

اللہ نے فرمایا: یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس راستہ پر چلو...... یہ سیدھا راستہ ہے اور وہ سیدھا راستہ دکھانے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا:

وَاِنَّکَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ [۳]

''اور بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو''

اے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس صراط مستقیم پر چلاتے ہیں...... آپ اسی طرف متوجہ فرماتے ہیں...... آپ کے بغیر سیدھی راہ کا ملنا ممکن نہ تھا، اقبال نے سچ کہا۔

خوب و ناخوب عمل کی ہو گرہ وا کیونکہ
گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اسرارِ حیات [۴]

قرآن کریم میں یہ بھی ارشاد ہے:

''اور رسول تم کو جو کچھ عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائیں اس سے باز رہو، اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔'' [۵]

ان آیات سے درس یہ مل رہا ہے کہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ کی اطاعت ہی منزلِ مقصود ہے...... اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی راستہ سیدھا راستہ ہے اور اللہ سے ڈرنا اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی نجات کا ذریعہ ہے، بے شک تقویٰ و پرہیزگاری اسی متابعت پر ہے...... اگر غور کیا جائے یہ معلوم ہوگا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال اور احوال ہی شریعت ہے اور شریعت ہی اصل ہے اور ہمارا طرزِ عمل اسی پر ہونا چاہیے کیوں کہ کامیابی و کامرانی

---

[۳]...... سورۃ المومنون: ۷۳۔ [۴]...... خطبات مسعودی، مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ، کراچی۔

[۵]...... سورۃ الحشر: ۷۔

اسی شریعت کی پاسداری میں ہے......

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بن گئے اور ایسے بنے کہ آج تک اور قیامت تک آنے والے لوگ انہیں کے نقشِ قدم میں صراطِ مستقیم پاتے رہیں گے...... اولیاء کاملین، صوفیاء اور علمائے کرام نے صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) کو پایا اور اپنے اپنے حسنِ انداز سے خلقِ خدا کو سیدھی راہ دکھائی اور دکھا رہے ہیں...... اللہ اکبر!

افسوس بعض نام نہاد صوفیاء ایسے گزرے ہیں جنہوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ شریعت ایک الگ چیز ہے اور طریقت ایک الگ چیز...... ایسے لوگ ہر زمانے میں تھے ان کے اس خیال ونظریے نے لوگوں میں ایک فتنہ برپا کیا، لیکن قربان جائیں شریعت کے پاسداروں اور طریقت کے پاسبانوں جنہوں نے اس کی پُرزور مخالفت کی، گیارہویں صدی ہجری کے شریعت کے پاسدار حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رضی اللہ عنہ اس طرح کے خیال ونظریے کو رد کرتے ہوئے ایک مکتوب شریف میں فرماتے ہیں:

> ''اپنے ظاہر کو ظاہرِ شریعت سے اور باطن کو باطنِ شریعت سے جو حقیقت سے عبارت ہے آراستہ و پیراستہ کریں کیوں کہ حقیقت طریقت، حقیقت شریعت سے عبارت ہے اور راہِ شریعت پر چلنا ہی حقیقت ہے، نہ یہ کہ شریعت دوسری چیز ہے اور طریقت وحقیقت دوسری چیزیں یہ الحاد وزندقہ ہے۔ [۶]

ایک دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں:

> شریعت وطریقت ایک دوسرے کے عین ہیں، حقیقت میں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہیں۔ [۷]

---

[۶] سیرت مجدد الف ثانی، ڈاکٹر محمد مسعود احمد، بحوالہ مکتوبات امام ربانی۔ [۷] ...... ایضاً، ص ۱۴۳

پندرویں صدی ہجری جس میں ہم سفر کر رہے ہیں اب بھی یہی چیلنج ایک نظریۂ باطل کی صورت میں موجود ہے، آج بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس باطل نظریئے کو پروان چڑھانے میں لگے ہوئے ہیں، بلکہ اب تو ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ صوفیاء کا راستہ الگ ہے اور علماء کا راستہ الگ ہے اور صوفیوں کا حال بھی وہ بتاتے ہیں جنہیں ہم دیکھیں تو وہ شریعت سے ہی دور نظر آتے ہیں۔ اصل صوفیاء کرام کا تو ذکر ہی نہیں حضرت مسعود ملت قدس سرہ عصر حاضر کی وہ معتبر اور علمی شخصیت ہیں جنہوں نے اصل صوفیائے کرام کی پہچان کرائی ہے اور اس باطل نظریئے کی بھرپور انداز میں مخالفت کی اور فرمایا:

''شریعت وطریقت ہی تصوف ہے اور تصوف ہی شریعت وطریقت ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں''۸ ...... اللہ اکبر!

حضرت مسعود ملت نے اپنی خداداد صلاحیت سے اس خیال کو رد کیا اور تصوف کی اصل حقیقت کو بھی اُجاگر کیا...... آپ نے اس طرح کے بدخیالوں کو خبردار کیا اور اس حوالے سے ایک رسالہ ''روحِ اسلام'' کے نام سے تصنیف فرمایا...... نام سے ہی ظاہر ہو رہا کہ آپ کی نظر میں تصوف ایک روح اسلام ہے۔

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ کا علم و ادب میں ایک نام اور اہم مقام ہے اور تصوف کی دنیا میں آپ بھی ایک صوفی باصفا ہیں...... آپ مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ کے نورِ نظر فرزند دلبند تھے، حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ ایک جگہ یہ اظہار کرتے ہیں:

''ان کو دیکھ کر تصوف پر میرا یقین اور مستحکم ہوگیا اور ہر قسم کا شک وشبہ جاتا رہا...... بے شک جس نے زندہ مثالیں نہیں دیکھیں وہ معذور ہے''۔۹

۸...... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: روح اسلام، مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی

۹...... ایضاً، ص ۲۰۔

حضرت مسعود ملت کی تصوف پر بڑی گہری نظر تھی اور آپ کا طرزِ عمل بھی ایک صوفیانہ تھا...... طبیعت میں بڑی سادگی تھی اور کیوں نہ ہو کہ تربیت بھی ایک ایسی عظیم ہستی کے آغوش میں ہوئی جو تقویٰ و پرہیزگاری میں بے مثل تھے...... آپ کے والد ماجد علیہ الرحمہ کی نورانی تربیت نے موصوف علیہ الرحمہ کو کامل و اکمل بنایا......

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ اسوۂ حسنہ پر بہت توجہ دیتے، شریعت محمدی پر آپ کا عمل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ میں بدرجہ موجود تھی...... آپ کی تربیت، تبلیغ و تعلیمات میں حکمت و دانائی خاص تھی...... جو بات کہتے یا سمجھاتے آیات قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں، کتاب ''روح اسلام'' کے آغاز میں ہی آیات قرآنی کی روشنی میں یوں آگاہی دے رہے ہیں!

''اللہ تعالیٰ نے کائنات کو بنایا، سجایا...... پھر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا...... پڑھایا، سکھایا، فرشتوں کو جھکایا، زمین و آسمان کو فرماں بردار بنایا''۔

پھر آگے لکھتے ہیں:

غور کریں انسان کتنی بڑی نعمت ہے کہ ساری نعمتیں اس کے ارد گرد گھوم رہی ہیں...... اس کو چھوٹی کائنات کہتے ہیں مگر یہ تو بڑی کائنات ہے کہ چھوٹے، بڑوں ہی کے دم بقدم سے ہوتے ہیں...... ایک لمحہ کے لیے انسان کو نظروں سے غائب کر دیجیے، پھر پوچھیے!

''کیا سب نعمتیں بے مقصد ہو گئیں؟''...... جواب ملے گا...... ''ہاں بے مقصد ہو گئیں۔''

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لیے پیدا کیا اور اس کے ارد گرد نعمتوں کی انبار لگا دیے، مسعود ملت علیہ الرحمہ یہ انسانی فکر دے رہے ہیں اور لکھتے ہیں!

انسان کی آمد آمد کا مقصد عبادت بتایا گیا اور اس کے بننے بگڑنے کی بنیاد دل پر رکھی گئی...... اور اعلان کر دیا گیا!

الاوان فی الجسد مضغة اذا صلحت، صَلَحَ الجسد

کلـه واذا فسدت فسد الجسد، الاوهی القلب

آدمی کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، اگر وہ سنور گیا تو سارا جسم سنور گیا، اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ گیا...... سن لو!...... وہ دل ہے!

وجود ظاہر ہی ظاہر نہیں، باطن بھی ہے...... ظاہر و باطن جب ہم آغوش ہوتے ہیں تو انسان، انسان بنتا ہے...... تو جب انسان، انسان بنتا ہے تو اس کا دل چمکنے لگتا ہے۔

بے شک دل کا سنور جانا اللہ کی بڑی نعمت ہے، اللہ کا بڑا فضل ہے...... اسماء الٰہیہ میں ''ظاہر'' بھی ہے۔ ''باطن'' بھی ہے...... گویا ظاہر بھی اس کی جلوہ گاہ ہے اور باطن بھی اس کی جلوہ گاہ ہے۔

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ ایک فکر رساں تھے، آپ کا فکر تصوف عروج پر تھا...... ماشاء اللہ! آپ کی تعلیم حکیمانہ اور عقیدت مندانہ تھی...... آپ خود بھی بنے ہوئے تھے اور دوسروں کو بھی آیات قرآنی کی روح سے بننے اور سنورنے کی تلقین و ہدایت دے رہے تھے...... آپ اسلام کے ایک پُر جوش اور سنجیدہ مبلغ تھے۔ آپ کی تصنیفات دین و دنیا کی روشنی فراہم کرتی ہیں اور بنے وسنورنے کا جذبہ دیتی ہیں۔

آپ کی تعلیم فکر انگیز اور خیال و نظر خزینۂ تصوف نظر آتا ہے، آپ کا فکر انگیز ذہن اور نظریہ تصوف ہمیں کیا دعوت فکر دے رہا ہے!

ہمارے معاشرے میں ساری غلاظت اس لیے ہے کہ ہم من کی دنیا سے غافل ہو گئے اور تن کی دنیا کو سب کچھ سمجھ لیا..... من جب زندہ ہوتا ہے تو تن زندہ ہوتا ہے..... پھر وہ سراپا حرکت بن جاتا ہے..... اپنے نفس پر قابو پا کر سارے عالم پر قابو پا لیتا ہے۔

جس کو ہم ''تصوف'' کہتے ہیں وہ من کی دنیا سنوارتا ہے..... من کی دنیا بناتا ہے..... غافلوں کو ہوشیار بناتا ہے..... ہشیاروں کو رہبرو رہنما بناتا ہے..... وہ جانوروں کے دائرے سے نکال کر ہم کو انسانوں کے دائرے میں لاتا ہے..... وہ زندگی کا مزہ چکھاتا ہے..... وہ زندگی سے آشنا کرتا ہے..... وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

تصوف کی بنیاد توحید ہے، جس تصوف کی بنیاد توحید نہیں وہ الحاد و گمراہی ہے..... تصوف کی دو ہزار سے زیادہ تعریفیں کی گئی ہیں اور کیوں نہ کی جائیں کہ کل یوم ھو فی شان..... تصوف کا حاصل اللہ تعالیٰ کی طرف سچی توجہ ہے، اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو..... اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے، تو یقین کرو کہ وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے''۔

مسلمان کا یہی احساس تصوف کی روح ہے، اس احساس کی بیداری کا نام تصوف ہے..... یہی اسلام ہے، یہی ایمان ہے۔

مسعود ملت علیہ الرحمہ تصوف کی تاریخ پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے اور لکھتے ہیں:

تصوف کی تاریخ پر غور کیا جائے تو اس کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتی ہے..... آپ کو زمین پر اللہ کا خلیفہ بنایا گیا..... تمام نام سکھائے گئے..... فرشتوں کو آپ کے حضور جھکایا گیا..... مکرم بنایا گیا..... پھر لغزش ہوگئی..... برسوں گریہ زاری کرتے رہے..... توبہ

قبول ہوگئی...... پھر محترم بنادیا گیا...... نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کی ولاد کو بھی...... لغزشوں پر ندامت آدم علیہ السلام کی سنت ہے...... اور اللہ کے بندوں سے توبہ لینا اور بیعت کرنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے...... سارے عالم میں فساد اس لیے ہے کہ خطاؤں پر کسی کو ندامت نہیں، کوئی توبہ وانابت کے لیے تیار نہیں، سب ضد پر اڑے ہوتے ہیں...... حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو توبہ وانابت کا سلیقہ بتایا اور تصوف کی بنیاد رکھی...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ لینا اور عہدو پیمان کرانا سکھایا۔

تصوف صوف سے نکلا ہے اس کے معنی ''اُون'' کے ہیں...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڈی کا بنا ہوا ''صوف'' کا لباس استعمال فرمایا ہے...... اس لباس کا تو قرآن کریم میں بھی ذکر ہے، چونکہ صوف کا لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا اس نسبت سے اس کے مجازی معنی ''خود کو فنا کر کے اللہ سے واصل ہونے'' کے کیے گئے۔

مسعود ملت علیہ الرحمہ کا نظریۂ تصوف، تصوف کا ایک جہاں دکھا رہا ہے...... ایمان پختہ اور حقیقتِ تصوف کی منزلیں طے کرا رہا ہے...... ہاں۔

وہ معلم میرے اور رہنما میرے
علم تصوف کی منزل، جناب مسعود ملت
(ناز)

شریعت اور طریقت ہی تصوف ہے مسعود ملت کے متعلق کاوش نے خوب کہا!

شخصیت ہے آپ کی علم طریقت کی کتاب
آپ ہیں گویا دبستانِ شریعت کا نصاب

مسعود ملت علیہ الرحمہ کا نظریہ تصوف یہ آگہی دے رہا ہے کہ!

تصوف کی اصل قرآن و حدیث ہے، تصوف کی بنیاد شریعت ہے...... قرآن حکیم میں ایک جگہ ارشاد فرمایا!

''ہم نے تم پر قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے''۔[10]

اس میں تصوف کا بھی بیان ہے...... تصوف میں سارا زور شریعت پر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال و احوال ہی شریعت ہیں، جس کے لیے قرآن حکیم میں فرمایا!

''اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو، اور اللہ سے ڈرو''۔[11]

اللہ سے ڈرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ماننا ہی تصوف ہے...... اور کہنا ماننا بغیر محبت کے ممکن نہیں، جس سے محبت ہوتی ہے، دل سے اسی کا کہا مانا جاتا ہے...... اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

''اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی سے محبت نہیں''۔[12]

اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے ہیں!

''الٰہی تو اپنی محبت کو میری جان، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ میری نظر میں محبوب کر۔[13]

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا کو سامنے رکھا اور اللہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا،''قل ان کان اباو کم ۔ (الآیۃ)'' مسعود ملت علیہ الرحمہ اس آیت کی روشنی میں فرماتے ہیں!

---

[10]...... سورۃ نحل: ۸۹۔
[11]...... سورۃ الحشر: نمبر ۷۔
[12]...... سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۶۵۔
[13]...... ترمذی شریف، کتاب الدعوات، ص ۵۰۳۔

''اللہ نے فرمایا کہ تم کو اگر اللہ و رسول سے زیادہ ان چیزوں سے محبت ہے، تمہیں اپنے والدین سے محبت ہے...... تمہیں اپنی ازواج سے محبت ہے یا...... دولت سے محبت ہے، یا...... دوکان سے محبت ہے یا...... زمین و جاگیر سے محبت ہے، تو انتظار کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر اپنا حکم نازل کرے یعنی عذاب نازل کرے۔[۱۴]

مسعودِ ملت اسی تفسیر میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''ہم اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں ایسی والہانہ وسرفروشانہ محبت جس کے سامنے والدین کی محبت، اولاد کی محبت، بھائیوں کی محبت، بیویوں کی محبت، رشتہ داروں کی محبت، مال ودولت کی محبت، مال تجارت کی محبت، زمین اور جائیداد کی محبت، یہ سب محبتیں ہیچ ہو جائیں...... اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سامنے کسی کی محبت نہ ٹھہر سکے...... یہ ہے معیارِ عشق ومحبت جو قرآن حکیم نے پیش کیا ہے اللہ نے اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک ہی معیار رکھا ہے۔[۱۵]

محبت ایمان ہے، محبت ایک دیوانگی کا نام ہے بلاشبہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی تصوف کا دوسرا نام ہے، جب ایمان کا معیار محبت ہے تو بغیر محبت تصوف کی رسائی نہیں، مسعودِ ملت کا معیار محبت و دیوانگی تک تھا...... اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق میں ایسے رنگے ہوئے تھے جس طرح ہمارے اکابر...... آپ سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض رساں تھے......

---

[۱۴]...... خطباتِ مسعودی، مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ، ص ۵۸، کراچی۔

[۱۵]...... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، محبت کی باتیں، مطبوعہ ادارۂ مظہر الاسلام، ص ۱۱، لاہور۔

ہاں!

تیرا مسلک ہے محبت تو محبت کا جہاں
تو ہے تصویر جمال رحمۃ اللعالمین
(خالد محمود خالد)

حضرت مسعود ملت درس محبت دے رہے ہیں:

تصوف خوابیدہ محبت کو جگا کر دیوانہ بناتا ہے......اسلام کو اسی دیوانگی کی ضرورت ہے جس سے سارا عالم لرزاں وترساں ہیں......اب ہم اپنے دلوں کو خود جھانک کر دیکھیں اور اللہ کو گواہ کر کے بتائیں کہ کیا ہم کو اللہ و رسول سے ایسی محبت ہے جس کا قرآن حکیم مطالبہ فرما رہا ہے؟......بے شک یہ محبت جب دل میں گھر کر جاتی ہے تو دل کی دنیا ہی بدل جاتی ہے......اللہ کے نیک بندوں کے جب ملفوظات سنیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ نئے جہاں کی خبر دے رہے ہیں۔

جب ہم صوفیاء کے اقوال واعمال پر نظر ڈالتے ہیں تو کتاب وسنت کے مطابق پاتے ہیں، الا ماشاءاللہ!

مسعود ملت کے فکر انگیز خیالات ونظریات نے تصوف کا صحیح رُخ بتایا ہے...... مسعود ملت نے تقاضائے وقت صوفی کے متعلق جو غلط فہمیاں لوگوں میں عام تھیں اُسے ختم کیں اور نظریہ تصوف کو حقیقی معنوں میں روشناس کیا، بعض بدخیالوں نے صوفیہ کے متعلق طرح طرح کے نظریئے پیدا کیے وہاں آپ کے خطبات وقلم نے اس قسم کے شک وشبہ کو دور کیا......آپ نے تصوف کے جلوے دکھائے اور ساتھ ساتھ لوگوں کو دعوتِ فکر یہ پیغام دیا اور بتایا کہ!

ظاہر و باطن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ہی تصوف ہے، اسی پیروی کا نام شریعت بھی ہے اور طریقت بھی، ظاہر کی پیروی شریعت ہے، باطن کی پیروی طریقت ہے۔

آپ کا نظریۂ تصوف بڑا واضح ہے اور ہمیں ایک حقیقت کی طرف لے جاتا ہے، سنو سنو یہ کیسی آواز آرہی ہے!

''ظاہر و باطن میں شریعت پر عمل ہی تقویٰ ہے، متقی ہی صوفی اور ولی ہے جس کے لیے قرآن کا ارشاد ہے:

اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ [16]

''اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں''

اس میں شک نہیں مسعود ملت کی پوری زندگی تقویٰ پرہیزگاری میں گزری اور خلقِ خدا کو بھی دعوتِ فکر دیتے رہے...... ہاں

شریعت پر چلنے کی لوگو کو دی رغبت

ولیٔ کامل، صوفی باصفا مسعود ملت

آپ کا پیغام قابل توجہ ہے کہ تقویٰ و پرہیزگاری شریعت کی پاسداری پر ہے اور متقی و پرہیزگار ہی دراصل صوفی ولی ہے، آپ اس بات کو بھی اجاگر کر رہے ہیں کہ!

تصوف ہر دور کی ضرورت ہے...... صوفیاء نے ہر زمین پر اسلام پھیلایا، علماء نے علم پھیلایا، بادشاہوں نے حکومتیں قائم کیں...... اسلام نہ پھیلتا تو نہ علم پھیلتا، نہ حکومتیں قائم ہوتیں...... ہماری تاریخ پر صوفیاء کا بڑا احسان ہے اور گہری چھاپ ہے...... تصوف کے

---

[16] ...... سورۃ الانفال: ۳۴۔

خلاف تحریک اسلام کے محسنوں کے خلاف تحریک ہے...... عالم اسلام اور برصغیر کی تاریخ پر نظر ڈالیں گے تو بادشاہوں کو صوفیاء کے دامن سے وابستہ پائیں گے۔

مسعود ملت کی تاریخ پر بڑی گہری نظر تھی اور واقعات کو بڑے فکر انگیز نظر سے دیکھتے، آپ کی تحقیق نے تصوف کی اصل حقیقت کو آجاگر کیا...... تصوف اسلام کی روح ہے، تصوف ایک علم اور عملی جوہر کا نام ہے...... اور یہ جوہر دکھارہے ہیں مسعود ملت...... مسعود ملت کا نظریۂ تصوف عروج کو پہنچا ہوا تھا اور ہمیں آگاہی دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا!

بلاشبہ تصوف ہر دور کی ضرورت ہے...... اور اس دور کی ضرورت ہے...... ہر شعبۂ زندگی کو تصوف کی ضرورت ہے...... بے شک!

تصوف روح اسلام ہے...... تصوف جانِ ایمان ہے...... تصوف بندگی ہے؟...... تصوف زندگی ہے...... تصوف سادگی ہے...... تصوف ہمدردی و غمخواری ہے...... تصوف دل داری و دل نوازی ہے...... تصوف سیرت مصطفےٰ ہے...... تصوف صدق ابوبکر ہے...... تصوف ضرب حیدر ہے...... تصوف فقر بوذر ہے...... تصوف عدالت و دیانت ہے...... تصوف معیشت و معاشرت ہے...... تصوف خزینہ رحمت ہے...... تصوف تہذیب و تمدن ہے...... تصوف عقل کا حیرت کدہ ہے...... تصوف دل کا راحت کدہ ہے...... تصوف برہان رب ہے...... تصوف روح رواں ہے...... تصوف لشکر جرار ہے...... تصوف حیدر کرار ہے...... تصوف سکون دل بے قرار ہے...... تصوف دوائے درد دل ہے...... تصوف بہار بے خزاں ہے...... تصوف بحر و بر ہے...... تصوف جہاں گیر و عالم گیر ہے...... تصوف بصیرت و بصارت ہے...... تصوف فرمانِ حق ہے۔

SOOMRO PUBLICATIONS KARACHI.

(Islamic Republic of Pakistan)

Designed & Produced by: Al Hadi Graphics Cell: 0300-2728316